غلاظت پر پڑتی ہیں تو عفونت کا غبار اڑ کر ان کے حسنِ تابش کو بھی گرد آلود کر دیتا ہے، لیکن جب یہ ہی شعاعیں شبنم کے چمکیلے قطروں پر عکس فگن ہوتی ہیں تو اب ان کے حسن کا عالم ہی کچھ اور ہو جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ جگر صاحب غالباً اس نظریہ ہی کے باعث اپنے کلام کو زبان کے اعتبار سے اس مرتبہ تک نہیں پہنچا سکے جو معنوی اعتبار سے اسے حاصل ہے ورنہ اگر جگر کا تخیل، میرؔ و مومنؔ، یا داغؔ و حسرتؔ کی زبان کے قالب میں جلوہ نما ہوتا تو کون بتا سکتا ہے کہ اس شرابِ آتشیں کی تیزی و تندی کا کیا عالم ہوتا۔ ہمارے نزدیک جگر صاحب کا یہ نظریہ نوجوان شاعروں کے لئے سخت ترین غلط فہمی اور گمراہی کا باعث ہو سکتا ہے اس لئے ہم کو اپنا نقطۂ نظر کسی قدر وضاحت سے ظاہر کرنا پڑا۔ بہر حال شکیلؔ کا کلام ان کے شاعرِ فطرت ہونے کی غمازی کر رہا ہے اور مشق اور مطالعہ اگر جاری رہا تو بے شبہ ایک دن وہ مسلم اساتذۂ سخن میں ہوں گے۔ اس مجموعہ میں حمد و نعت، غزلیات، قطعات اور نظمیں غرض یہ کہ سب کچھ ہیں۔ بعض بعض اشعار تو اس درجہ البیلے اور بانکے ہیں کہ داد دینے کو بے اختیار جی چاہتا ہے مثلاً

بزم کون و مکاں ترے صدقے ... خلوتِ حسنِ شش جہت کی قسم
دل کی بیتابیاں ترے صدقے ... ہے قیامت کا انتظار ہنوز

بجھتی ہے شمع گھر میں اندھیرا کئے بغیر ... جاتے ہیں دل میں چھوڑ کے وہ جلوۂ خیال
مجھ تک وہ آگئے ہیں ارادہ کئے بغیر ... اکثر تو دل گرفتگیٔ شوق کی قسم

دو اشک تھے سو دیدہ ترے گذر گئے ... اپنی تو اب تمام ہوئی کائناتِ غم

جب فزوں ہوتا ہے غم آنکھیں چرا جاتا ہے دل ... اور کیا ہوتی بنائے عالمِ دیوانگی

مسلمانوں کی مشہور لڑائیاں از جناب محمد قیس خاں صاحب ناغرؔ۔ تقطیع خورد ضخامت ۸۸ صفحات طباعت و کتابت متوسط قیمت ۸/ پتہ:۔ انجمن ترقی اردو ہند عابد روڈ حیدر آباد دکن۔

اس کتاب کے لائق مولف ایک بڑے فوجی عہدہ دار ہیں اور ہندوستانی فوج کے ساتھ بڑے بڑے معرکوں میں شریک رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی مطالعہ کا ذوق خداداد بھی رکھتے ہیں۔ اسی ذوق کا نتیجہ

یہ کتاب ہے جو غالباً موصوف کی پہلی قلمی کوشش ہے اس میں اسلامی تاریخ سے چن کر گیارہ مختلف لڑائیوں کا بیان ہے جو ایران، شام، اسپین، سندھ، جزیرہ سسلی، فلسطین اور خراساں وغیرہ میں لڑی گئیں ان میں مسلمانوں نے سامانِ جنگ اور سپاہیوں کی دشمن کے بالمقابل کمی کے باوجود شجاعت اور بہادری کے حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے۔ یہ کتاب موضوعِ بحث کے اعتبار سے مختصر بہت ہے لیکن لائق مولف نے یہ اختصار قصداً اس لئے اختیار کیا ہے کہ "مطالعہ کسی کو گراں نہ ہو اور مسلمان اپنے اسلاف کی بہادری کے کارناموں سے واقف ہو جائیں" عام بچوں اور بچیوں کے علاوہ اس کتاب کا مطالعہ ان مسلمانوں کو ضرور کرنا چاہیئے جن غریبوں کو اپنی اقلیت کا ڈر کسی کل چین نہیں آنے دیتا۔

مسکراتے آنسو از بھارت چند صاحب کھنہ تقطیع خورد ضخامت ۱۵۲ صفحات کتابت وطباعت متوسط قیمت ۱۲/ پتہ:۔ عبدالحق اکیڈمی اشاعت منزل اردو گلی حیدر آباد دکن۔

کھنہ صاحب اردو زبان کے نئے لکھنے والوں میں سے ہیں، لیکن قلم میں روانی اور بیان میں شگفتگی کا جوہر ان کی تحریروں سے عیاں ہے۔ یہ کتاب موصوف کے دس افسانوں کا مجموعہ ہے جن میں ہندوستان کی عام سماجی زندگی کے مختلف خط وخال نمایاں کئے گئے ہیں۔ اس طرح پلاٹ میں افادیت کا رنگ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ کھنہ صاحب کے قلم کی رفتار بتا رہی ہے کہ اگر وہ برابر لکھتے رہے اور اردو زبان کے مسلم اساتذہ کے اسالیبِ نگارش کو سامنے رکھکر وہ اپنے ذوقِ ادب کی تکمیل کرتے رہے تو ایک دن صفِ اول کے ادیبوں میں ان کا شمار ہو سکیگا۔ ان افسانوں میں "ادیب بیوی" "نوکر" "شیرنی کا بچہ" اور "تین خط" ہمیں خاص طور سے پسند آئے۔ ایک شگفتہ تحریر میں "لبِ سڑک" ص ۴۹ "ظہور ہونے والی" ص ۵۰ "رنگ برنگے" ص ۵۶۔ اور "دن بدن" ص ۸۰ جیسی غلط ترکیبیں بری طرح کھٹکتی ہیں۔